ترکی میں اسلامی تحریک
فتح کے دروازے پر!

مسلم سجاد

ترکی میں مارچ ۹۴ کے بلدیاتی انتخابات میں اسلامی قوتوں کی واضح کامیابی اور انقرہ اور استنبول کے ''سقوط'' نے مغربی دنیا میں خطرہ کی جو گھنٹیاں بجائی تھیں ان کی بازگشت تیز ہوتی جا رہی ہے۔ عام انتخابات ابھی دو سال دور ہیں (اکتوبر ۹۶) لیکن بنیاد پرستوں کی فتح کے خواب پریشان نے مغرب کی نیندیں اڑا دی ہیں اور ایران اور الجیریا کے بعد تیسرا ملک بنیاد پرستوں کی جھولی میں گرتا نظر آ رہا ہے۔

چار دسمبر ۹۴ کو ۲۲ پارلیمانی حلقوں میں ضمنی انتخابات ہونا تھے۔ ان ۲۲ حلقوں میں مارچ کے انتخابات میں رفاہ پارٹی نے ۱۶ بلدیات کا کنٹرول حاصل کیا تھا۔ رفاہ کے ذرائع کے مطابق انھیں ۲۲ میں سے ۱۷ سے ۱۹ تک نشستوں پر کامیابی کا یقین تھا۔ رفاہ کی مقبولیت میں مسلسل اضافہ ہی ہوا ہے۔ نجم الدین اربکان کو اعتماد ہے کہ 'ہماری کارکردگی دیکھنے کے بعد عوام ہمیں ہی ووٹ دیں گے'۔ ان کا کہنا ہے کہ موجودہ حکمران پارٹیوں کو شریف آدمیوں کی طرح اقتدار چھوڑ دینا چاہیے۔ لیکن سیاست شاید شریفوں کا کھیل نہیں--- حکمران پارٹیوں نے انتخابی قواعد میں تبدیلی کر کے کسی حلقے میں عارضی طور پر ڈیوٹی پر موجود ملازمین کو اسی علاقہ میں ووٹ دینے کا حقدار قرار دیا۔ پروفیسر اربکان کا کہنا ہے کہ ٹروپاتھ پارٹی (DYP) مشرقی اناطولیہ کے علاقے میں ۳ ہزار فوجی اور سرکاری ملازمین بھیجنے کی منصوبہ بندی کر رہی ہے تاکہ وہ رفاہ کے خلاف ووٹ دیں۔ دوسری طرف ملک کی دستوری عدالت نے کردوں اور فوج کی کشمکش کی وجہ سے دیہی علاقے سے شہروں میں آنے والوں کو شہروں میں رجسٹریشن کا حق دیا۔ ان میں رفاہ کے متوقع ووٹر زیادہ تھے۔ رفاہ کی کامیابی کے یقین کی وجہ سے یہ انتخابات ہی معرض خطر میں پڑ گئے۔

مغرب کا مسئلہ یہ ہے کہ اس کے شاگرد نہایت نااہل اور بددیانت حکمران ثابت ہوئے ہیں۔ ترکی

ان کا ایک مثالی مسلم ملک ہے۔ اگر یہاں اقتدار ان کے شاگردوں کے ہاتھ سے نکل گیا تو یہ "نہ صرف سیکولر ترکی کا اختتام بلکہ اس تصور کا بھی اختتام ہو گا کہ مذہب 'مغرب کی طرح اسلامی دنیا میں بھی محض ذاتی دائرہ میں سکڑ کر رہے۔ (Star fades as crescent rises, by Martin Woollacott, the Guardian, London, 23rd Nov. 1994). اور اکتوبر ۹۶ میں یہ واقع ہو جائے 'کوئی ایسا بعید از قیاس نہیں 'بلکہ دیکھنے والوں کو نظر آ رہا ہے۔ مارٹن وولاکاٹ نے گارڈین میں ضمنی انتخابات کے حوالے سے لکھا ہے کہ اس کی علامت یہ ہے کہ حکمراں پارٹی حواس باختہ ہو کر رفاہ کو فتح سے محروم کرنے کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار ہے۔ اس کے مطابق رفاہ کے ہاتھ میں کل ووٹروں کا پانچواں بلکہ زیادہ حصہ ہے۔ وہ آئندہ مخلوط حکومت کا حصہ بن سکتی ہے بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ خود ہی مکمل حکومت بنائے۔ ترکی کے انتخابی قواعد ایسے ہیں کہ ۳۰ فیصد ووٹ لینے والی پارٹی حکومت بنا لیتی ہے۔

ترکی کی روایتی سیاسی پارٹیاں ' دائیں بازو کی ہوں یا بائیں بازو کی 'بدعنوانیوں میں ڈوبی ہوئی ہیں۔ ترک عوام ان کا مقابلہ اب ان بلدیات سے کر رہے ہیں جہاں معاملات رفاہ کے ہاتھ میں ہیں۔ دیار کبیر میں کونسل کی روزانہ آمدنی ۳ ملین ترک لیرا ہوتی تھی۔ صرف ۲ ماہ میں ۵۰ ملین ہونے لگی۔ قونیہ میں کونسل نے کاروں کا فلیٹ رکھنے کے بجائے ٹیکسیاں اور پبلک ٹرانسپورٹ استعمال کرنے کا فیصلہ کر کے خطیر رقم کی بچت کی۔ انقرہ میں پانی کا ٹیکس ۵۰ فی صد کم کر دیا گیا۔ انقرہ میں زیر زمین میٹرو سسٹم تعمیر ہو رہا ہے۔ سابق میئر جن کا تعلق ڈیماکریٹک پیپلز پارٹی سے ہے اب نائب وزیر اعظم ہیں ' ۶۰ بلین لیرا کے حساب سے ریل کاریں درآمد کر رہے تھے۔ رفاہ کے میئر پانچ بلین فی کار کے حساب سے مقامی طور پر تیار کروا رہے ہیں۔ رفاہ کے زیر انتظام بلدیات میں روٹی دو ہزار ترکش لیرا میں ملتی ہے۔ جب کہ دوسری جگہوں پر سات ہزار لیرا میں۔ (اس سے افراط زر کا اندازہ کیا جا سکتا ہے جو اس وقت ۱۲۰ فی صد ہے) مقامی سطح پر انتظامیہ کے دیانتدار ہونے سے ہر آدمی کو حالات کی خوشگواری کا احساس ہوتا ہے۔ اس کے اثرات زندگی کے ہر گوشہ میں محسوس ہوتے ہیں۔ ہم پاکستان میں بھی سوچ سکتے ہیں کہ اگر کل انتظامیہ دیانتدار ہو جائے تو عام زندگی میں کتنی بہتری رونما ہو گی۔ شاید انقلاب کی کیفیت محسوس ہونے لگے۔

نجم الدین اربکان کہتے ہیں کہ موجودہ حکمراں ایک کار نر شاپ چلانے کی بھی اہلیت نہیں رکھتے 'کجا یہ کہ ان کے سپرد امور مملکت کیے جائیں۔ وزیر اعظم تو رفاہ کی کونسلوں کی آمدنی سے 'امریکی قرضوں کے سود ادا کرنے کا کام انجام دے رہی ہیں۔

اخلاق باختہ 'بدعنوان اور بددیانت حکمران اور انتظامیہ عام آدمی کی زندگی کو جس عذاب میں مبتلا کر

دیتے ہیں، ترک عوام اس سے گزر رہے ہیں، وہ ظلم سے نجات چاہتے ہیں اور ایک عدل کے نظام کے پیاسے ہیں۔ رفاہ ان کے لیے امید کا پیغام لائی ہے۔ آئندہ انتخابات کے لیے رفاہ کا سلوگن عدل کا نظام ہے۔ ترک عدل کے اس نظام کے منتظر ہیں۔

لیکن ترکی کے روایتی سرپرستوں اور ان کے گماشتوں کے لیے یہ ایک ڈراؤنا خواب ہے۔ یوروپین پارلیمنٹری اسمبلی نے حال ہی میں ترکی میں انسانی حقوق پر ایک رپورٹ میں رفاہ کو "ترکی میں جمہوریت کے لیے خطرہ" قرار دینا ضروری سمجھا۔ جمہوریت کے ان عاشقوں کی منطق بھی خوب ہے۔ عوام کے ووٹ سے خالص جمہوری طریقے سے حکومت ان کے ہاتھ سے نکلنے لگے تو جمہوریت خطرہ میں آ جاتی ہے۔ الجیریا میں یہ اپنا حقیقی چہرہ دکھا چکے ہیں پھر بھی جمہوریت کے علمبردار ہیں۔

۱۹۸۰ میں ترکی میں فوجی انقلاب کے بعد، امریکہ نے ہنری کسنجر کو بھیجا تھا جس نے کنعان ایورن اور دفاع اور خارجہ امور کے وزرا کی پیٹھ ٹھونکی کہ تم نے وہ کام کیا جو کوئی جمہوری حکومت نہ کر سکتی تھی۔ اب ۱۹۹۴ میں پھر کسنجر صاحب تشریف لائے، ان کے اعزاز میں تقریب ہوئی جس میں کسنجر نے اپنے سامعین کے خطرات اور اندیشوں کو بھانپتے ہوئے اہم امور میں اشتراک عمل پر زور دیا۔ یقیناً اسلامی بنیاد پرستی کی بڑھتی ہوئی لہروں کو روکنا ترکی کے موجودہ حکمرانوں اور امریکہ کے لیے اہم مشترک امر ہے۔ آئندہ انتخابات میں رفاہ کے اول یا دوم آنے کے خطرے سے نبٹنے کے لیے جو کچھ کرنا ہے، ابھی کرنا چاہیے۔ باخبر ذرائع کا کہنا ہے کہ کسنجر نے 'غیر سرکاری طور پر' فوجی مداخلت کے امکانات پر بھی بات کی۔ اگر ترک فوج ایسی کارروائی کرے جو ۱۹۶۰ کی جنرل گرسل کی کارروائی (جو عدنان مندریس کی بنیاد پرست حکومت کا تختہ الٹنے کے لیے کی گئی تھی اور پھر اسے پھانسی دے کر مستقبل کے بنیاد پرستوں کے لیے نشان عبرت بنایا گیا تھا) کے بعد چوتھی مرتبہ ہو گا، تو یہ بعید از امکان نہیں۔ لیکن اب حالات میں بہت فرق واقع ہو چکا ہے۔ ترکی کے فوجی افسران اور اعلیٰ طبقہ یقیناً مغرب زدہ ہے۔ لیکن بوسنیا کے حالات نے سب کو بتا دیا ہے کہ کتنا ہی مغربی بن جائیں، ان کا مسلمان ہونے کا قصور معاف نہیں کیا جا سکتا۔ (دی امپیکٹ انٹرنیشنل، نومبر ۹۴)

مغربی دانشوروں کا ایک سنجیدہ طبقہ، خصوصاً الجیریا کے تجربے کے حوالے سے، اس رائے کا اظہار کر رہا ہے کہ "بنیاد پرست جمہوری جماعتیں" اتنی دہشت گرد بھی نہیں جتنا مغرب کا میڈیا انھیں پیش کر رہا ہے، اگر جمہوری تقاضوں کے تحت ان کا حق انھیں دیا جائے اور حکومت کرنے دی جائے تو کوئی بہتر صورت حال پیدا ہو سکتی ہے۔ ترکی کے حوالے سے بھی ۲۳ نومبر کے گارڈین میں مارٹن وولاکاٹ نے لکھا ہے:

''رفاہ کی فتح کے نتیجے میں خانہ جنگی یا فوجی کارروائی ہو سکتی ہے' لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ رفاہ حکومت سنبھال لے 'لیکن طاقت کا استعمال سنبھل کر کرے۔ اور جب کچھ عرصے بعد ووٹر محسوس کریں کہ رفاہ کے پاس ان کے مسائل کا کوئی طلسمی حل نہیں ہے 'تو وہ حکومت چھوڑنے کے لیے تیار ہو۔ یہ وہ بات ہے جو رفاہ چاہتی ہے کہ دنیا مان لے۔ اس سے ترکوں کے اسلامی تشخص کا اظہار بھی ہو گا اور یہ دوسرے مسلمان ملکوں کے لیے احیائے اسلام اور مغربی طرز کی جمہوریت کے درمیان کا راستہ بھی ہے۔''

مغربی تجزیہ نگار مسلمان ملکوں میں اسلامی تحریکوں کی مقبولیت کا سبب ان ممالک کی غربت اور بدحالی کو قرار دیتے ہیں۔ ان کے خیال سے اگر مغرب کے شاگرد ان ممالک کو اچھی حکومت ہی دے دیتے تو احیائے اسلام کا مسئلہ پیدا نہ ہوتا۔ مارٹن وولاکاٹ کے مطابق 'رفاہ کی سیاست فوائد کی تقسیم اور غریبوں کی بہبود پر منحصر ہے۔ اس فارمولے نے اسلامی دنیا میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک بنیاد پرستی کے لیے لوگوں کے دل جیت لیے ہیں 'لیکن یہ تو رشوت ہے۔ رفاہ ترک ووٹروں کے سامنے یہ نیا اور احمقانہ (non sensical) فارمولا پیش کر رہی ہے جس میں اسلام اور خوشحالی کو باہم مربوط کیا گیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اسلام کو مسترد کر کے اور مغربی انداز اختیار کر کے وسائل ضائع کیے گئے ہیں۔ اسلام کی طرف رجوع سے خوشحالی کی منزل بھی حاصل ہوگی۔

مارٹن وولاکاٹ رفاہ کی تعلیمی سرگرمیوں کو بھی زیر بحث لایا ہے۔ حکمران سیاسی پارٹیوں کو اپنے ووٹروں کے اسلامی جذبات کی خاطر ائمہ (clerics) کی تربیت کے لیے اسکول کھولنے کی اجازت دینا پڑی۔ رفاہ نے اس رعایت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بڑے پیمانے پر یہ اسکول کھولے۔ ضرورت کے کسی بھی تصور سے بہت زیادہ ان کی تعداد خوفناک حد تک (monstr ously) بڑھ گئی۔ ان اسکولوں کے تیار کردہ نوجوان 'اور سرکاری اسکولوں اور کالجوں کے وہ نوجوان طلبہ اور طالبات جن کی ابتدائی تربیت اسلامی خطوط پر ہوئی ہے ' ہر پیشہ میں ایک جتھ بن گئے ہیں جو رفاہ کے وفادار ہیں اور رفاہی سیاسی کاموں میں آگے آگے رہتے ہیں۔ (شاید اسی لیے پاکستان میں دینی مدارس سرکاری توجہ کا مرکز بن رہے ہیں۔ فرقہ واریت بڑھا کر ان پر ہاتھ ڈالنے کا پروگرام نظر آ رہا ہے۔ دی امپیکٹ انٹرنیشنل نومبر ۹۴ کے مطابق 'حکومت پاکستان نے تعلیم عام کرنے کا مساجد کے استعمال پر مبنی ایک منصوبہ غیر ملکی دباؤ کے تحت ختم کر دیا)۔

مغربی تجزیہ نگار یہ تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتے کہ مسلمان 'اسلام کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔ دیگر اسباب تلاش کرتے ہیں۔ وولاکاٹ کے خیال میں رفاہ کے عروج کا سبب ترکی کا سیاسی 'فوجی

اور معاشی بحران ہے۔ شہر، دیہات سے آئے ہوئے لوگوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ غیر مطمئن نوجوانوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ غریب اور امیر کا فرق شاید پہلے سے زیادہ نہ ہو لیکن ٹی وی اور شاپنگ پلازوں نے اس کا احساس بڑھا دیا ہے۔ جو اقدامات معاشی لحاظ سے دانشمندانہ ہیں، سیاسی طور پر حکومت کے خلاف پڑتے ہیں۔ عوام باسانی رفاہ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ عام آدمی ان اقدامات کو مغرب کے کھاتے مین ڈالتے ہیں۔ اس طرح بنیاد پرستوں کی فتح کا سیاسی حادثہ (disaster) وقوع پذیر ہو سکتا ہے۔

برادر مسلم ملک ترکی کے حالات پر ایک معروف برطانوی اخبار کے کہنہ مشق رپورٹر کا یہ تبصرہ ہمارے سامنے ایک تصویر پیش کرتا ہے۔ اسلامی تحریکوں کی عوام میں مقبولیت اور مغربی جمہوری طریقے سے ان کی کامیابی کے امکانات نے مغرب کو متوحش کر دیا ہے۔ ایک نقطہ نظر یہ ہے کہ ان کی کامیابی کے امکانات کو بڑھا کر اس لیے بھی پیش کیا جا رہا ہے کہ مخالفانہ کارروائی کے لیے راہ ہموار کی جا سکے۔ ان کے تجزیوں میں یہ بات نمایاں ہے کہ ایک جگہ اسلامی تحریک کو کامیابی حاصل ہوئی تو سلسلہ چل پڑے گا۔ افغانستان میں جس طرح حقیقی اور جائز حکومت کے قیام کو روکا گیا اور اس سازش میں جو بھی استعمال ہوا سب کے سامنے ہے۔ الجیریا میں تو کوئی پردہ ہی نہیں رہا۔ بوسنیا کی ریاست کو مٹانے کے لیے جس سطح پر ملی بھگت ہے وہ کوئی چھپی ہوئی نہیں ہے۔ ان حالات کا تقاضہ ہے کہ اسلامی تحریکوں کی قیادتیں فراست مومنانہ سے پیش قدمی کریں۔ ایک دوسرے کے حالات اور تجربات سے آگاہی اس کا اولین تقاضہ ہے۔ ہمیں اپنوں کے حالات دوسروں کی نظر سے ضرور دیکھنا چاہیں، لیکن رسل و رسائل کے جدید دور میں اس کا موثر انتظام ہونا چاہیے کہ خود اپنے بھی مسلسل آگاہ رکھیں۔

آپ کی توجہ کے لیے

جنوری ۹۵ سے ترجمان القرآن کی قیمت فی شمارہ اور زر سالانہ میں اضافہ کیا گیا ہے۔ اندرون ملک کی شرح درج ذیل ہے:-

فی شمارہ: ۱۲/ روپے زر سالانہ: ۱۲۰/ روپے

بیرون ملک:	مشرق وسطیٰ:	۴۵۰/ روپے	بنگلہ دیش / بھارت:	۳۰۰/ روپے
	یورپ / مشرق بعید:	۴۰۰/ روپے	امریکہ / کینیڈا / آسٹریلیا:	۷۰۰/ روپے

☆ ہر ماہ کی ۱۵ تاریخ تک نقد / منی آرڈر / بنک ڈرافٹ کے ذریعے رعایتی شرح پر ۱۱۰/ روپے زر سالانہ لیا جائے گا۔

☆ بیرون لاہور کے بنکوں کے چیک وصول نہیں کیے جائیں گے۔

☆ چیک یا ڈرافٹ بنام Monthly Tarjmanul Quran ارسال کیجیے۔

مینجر ترجمان القرآن: ۵-اے، ذیلدار پارک، اچھرہ لاہور ۵۴۰۰۰ فون:- ۷۵۸۷۹۱۶-۷۵۸۵۵۹۰